اسلام ہمیں ایک ہمہ گیر اور اعلیٰ ترین ضابطۂ ہدایت عطا فرماتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍اگست ۱۹۷۶ء بمقام مسجد فضل واشنگٹن)

(خلاصہ خطبہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اپنی قیام گاہ سے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ حضور کے تشریف لانے پر مکرم منور سعید صاحب امیر جماعتِ احمدیہ واشنگٹن نے اذان دی۔ بعدۂ حضور ایدہ اللہ نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے علی الخصوص امریکہ کے احباب اور مستورات کو مخاطب فرما کر انہیں اپنے وجودوں میں اسلامی تعلیم کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے سے متعلق بہت قیمتی ہدایات اور نصائح سے نوازا۔ یہ واشنگٹن کی مسجد فضل میں حضور ایدہ اللہ کا دوسرا خطبہ جمعہ تھا جو انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا۔ اُس کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا میرا اس ملک کا دَورہ اب اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور مَیں فی الوقت اپنے اس دورہ کا آخری خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے اپنے امریکی بھائیوں اور بہنوں سے مخاطب ہوں۔ سب سے پہلے تو مَیں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ میں سے ہر جماعت اور اس کے افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اُنہوں نے میرے یہاں آنے پر دلی محبت اور اخلاص کا اپنے اپنے رنگ میں بڑھ چڑھ کر اظہار کیا۔ میں یہ دیکھ کر خوش ہوا ہوں کہ یہاں کا ہر احمدی خواہ وہ مرد ہو یا عورت نظامِ خلافت کے ساتھ دلی طور

پر وابستہ ہے اور اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان واخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

پھر حضور انور نے فرمایا:- میں اس وقت ایک خاص امر آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ ایک خدائی جماعت اور انسانوں کی بنائی ہوئی جماعت کے باہمی فرق کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں اور اِس ضمن میں ہمیشہ یادرکھیں کہ اسلام محض ایک فلسفہ یا ایک نظریہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کی حیثیت محض ایک اخلاقی ضابطہ کی سی ہے بلکہ اسلام ہمیں ایک ہمہ گیر اور اعلیٰ ترین ضابطۂ ہدایت عطا کرتا ہے اور ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم اس ضابطۂ حیات پر کماحقہٗ عمل پیرا ہو کر اور صحیح معنوں میں عبادالرحمٰن بن کر اپنے آپ کو حقیقی مسلمان بنائیں۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں چھ سات سو کے قریب احکام دیئے ہیں جو ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں۔ہمیں ان جملہ احکام پر پورا پورا عمل کرنا چاہیئے اور اپنی زندگیوں کو ان احکام کے سانچے میں ڈھالنا چاہیئے اور اپنے لئے از خود نئے احکام یا ضابطے وضع نہیں کرنے چاہئیں۔

بعدہٗ حضور نے امریکی بھائیوں اور بہنوں کے دینی جذبہ اور احکام اسلامی پر عمل سے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-مَیں نے اپنے امریکی بھائیوں اور بہنوں میں قبول اسلام کے زیرِ اثر ایک تبدیلی دیکھی ہے اور میں اس پر خوش ہوں لیکن سمجھتا ہوں کہ جس حد تک بھی تبدیلی آئی ہے وہ ہر چند کہ خوشکن ہے تاہم ابھی کافی نہیں ہے۔ ابھی بعض خامیاں اور کمیاں ایسی ہیں جن کا دور ہونا ضروری ہے تا کہ آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کر کے بڑے بڑے انعاموں کے وارث بن سکیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس ملک میں زندگی کے خالص مادہ پرستانہ انداز رائج ہیں اور یہاں بالعموم روحانی اقدار کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس مادہ پرستانہ ماحول سے اپنے آپ کو پورے عزم وتعہّد کے ساتھ بچانا اور مسلسل بچاتے چلے جانا ضروری ہے۔ ہر چند کہ میں نے دیکھا ہے کہ ہماری امریکی بہنیں بالعموم پردہ کے اسلامی احکام پر عمل پیرا ہیں تاہم ان احکام کو ہمیشہ ذہن میں مستحضر رکھنا اور ان کی افادیت سے باخبر رہتے ہوئے ان پر پورے عزم کے ساتھ عمل پیرا رہنا چاہیئے

اور ماحول کے مادی اثرات قبول نہیں کرنے چاہئیں۔

اس موقع پر حضور نے سورۃ الاحزاب اور سورۃ النور میں سے وہ آیات پڑھیں جن میں مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور پھر ان کا ترجمہ کرنے کے بعد فرمایا میں اپنی بہنوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ قرآن مجید کی ان آیات میں بیان کردہ احکام اور ان کے مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ان پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہوں اور عمل پیرا رہیں۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو صحیح معنوں میں عبادالرحمٰن بنائیں اور اس کی راہ میں خدمات بجالانے والے بنیں۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم قرآنی احکام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہوں۔ اگر یہاں کے باشندوں نے یہ محسوس کیا کہ ان کی اپنی زندگیوں میں اور امریکی نومسلموں یا باہر سے آئے ہوئے مسلمانوں کی زندگیوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ کہ ان کی زندگیاں بھی اسی طرح مادہ پرستی کی آئینہ دار ہیں جس طرح کہ ان کی اپنی زندگیاں ہیں تو پھر تم لوگ خود ان کے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے انہیں اسلام کی طرف نہیں کھینچ سکتے۔ اس میں شک نہیں کہ میں نے یہاں کے احمدیوں کی زندگیوں میں ایک خوشکن تبدیلی دیکھی ہے اور میں اس پر خوش بھی ہوں لیکن میں یہ کہنا اور آپ لوگوں کے یہ امر ذہن نشیں کرانا چاہتا ہوں کہ یہ تبدیلی کافی نہیں ہے۔ آپ لوگوں پر نہ صرف اپنے نفوس کے بارہ میں ذمہ داریاں ہیں بلکہ آپ پر تو دوسروں کو بھی اسلام کی طرف مائل کرنے اور انہیں اسلام کا گرویدہ بنانے کی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اسلام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے اور اپنی زندگیوں میں اسلام کا صحیح نمونہ پیش کرنے کی ہمت، جرأت اور توفیق عطا فرمائے۔ مَیں نے اِس ضمن میں فی الوقت جو کچھ کہا ہے اس پر غور کریں اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔

اس کے بعد حضور نے ایک اور امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:- میرے اس ملک میں قیام کے دوران امریکہ کی جماعتہائے احمدیہ کے امراء کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے ہیں جن میں ہم نے مل کر تعمیر و ترقی کا ایک پروگرام مرتب کیا ہے لیکن اگر مادی ذرائع میسر نہ ہوں تو اچھے سے اچھے پروگرام یا منصوبے پر بھی عمل نہیں ہوسکتا۔ مَیں نے یہاں آکر یہ محسوس کیا ہے کہ موصی صاحبان پر دیگر افراد جماعت کے سامنے ہر لحاظ سے جو اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی

عظیم ذمّہ داری عائد ہوتی ہے اسے وہ کماحقہٗ ادا نہیں کر رہے۔ مثال کے طور پر موصی صاحبان کے لئے حصہ آمد کے طور پر جو چندہ مقرر ہے اسے خلیفۂ وقت بھی معاف نہیں کر سکتا اور نہ اسے بدل سکتا ہے چندۂ عام کے بارہ میں اگر کوئی شخص اپنی مجبوریاں یا مخصوص حالات پیش کر کے معافی یا تخفیف کی درخواست کرے تو خلیفۂ وقت چندہ کا بقایا معاف کر سکتا ہے یا اس میں تخفیف کی اجازت دے سکتا ہے لیکن وصیت کے چندہ میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں نے اس بارہ میں مبلغ انچارج سے بات کی ہے اور انہیں اس بارہ میں ہدایات دی ہیں کہ وہ چندوں کی باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کی احباب جماعت سے پابندی کرائیں۔

احباب کو اس ضمن میں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک موصی اسی صورت میں موصی رہ سکتا ہے جب وہ اپنی آمد کا کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ بطور چندہ ادا کرے اور جماعت کے تمام دوسرے افراد کے لئے ہر لحاظ سے نمونہ بنے۔ جو ایسا نہیں کرتا نہ اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو موصی سمجھے اور نہ جماعت کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو موصیوں میں شمار کرے۔ اسے بہرحال موصیوں سے الگ سمجھنا اور الگ کرنا ضروری ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا مجموعی طور پر میں خوش ہوں کہ آپ لوگوں نے احمدیت قبول کر کے اپنی زندگیوں میں خوشگوار تبدیلی پیدا کی ہے۔ آپ نے گنوایا کچھ نہیں اور بہت کچھ حاصل کیا ہے لیکن جتنی تبدیلی بھی آپ کی زندگیوں میں آئی ہے اور جو کچھ آپ نے حاصل کیا ہے اس پر قانع نہ ہوں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو بڑے بڑے انعامات کا وارث بننے کا عظیم موقع عطا کیا ہے اس موقع کو ضائع نہ ہونے دیں بلکہ اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بنائیں۔ میں اس بارہ میں فکر مند ہوں کہ آپ کی ترقی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے آپ لوگ اپنی پوری ہمت اور طاقت کے ساتھ اسلام کا اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی کوشش کریں اور اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ اسلام کو اس ملک میں پھیلانے اور غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تا خدا کا پیار آپ کو حاصل ہو اور آپ اس کے اور وہ آپ کا ہو جائے۔

اور پھر فرمایا اب میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اس کے بعد حضور نے جذب و اثر میں ڈوبی ہوئی وہ دعائیں

انگریزی میں کیں جن سے حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء منعقدہ جنوری ۱۹۶۸ء کا افتتاح فرمایا تھا۔ وہ دعائیں جن سے حضور نے احباب امریکہ کو اپنے دورۂ امریکہ کے اس آخری خطبہ جمعہ میں نوازا خود حضور ہی کے بابرکت الفاظ میں یہ ہیں۔

’’میری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفس امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہو جائیں تکبر اور خود بینی اور خودنمائی اور خودستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینہ کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور تذلل اور فروتنی اور انکسار اور بےنفسی کے نقوش تمہارے اس سینہ کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجائیں اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے اور اسے تمام برکتوں سے بھر دے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو ہر نور سے منور کر دے اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ صافی سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بےنفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔

خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے اور اللہ، اس کی رضا اور اس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائے۔

تم خدا کی وہ جماعت ہو جسے اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس مہم کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی راہ میں تمہیں ہزار دکھ اور اذیتیں سہنی ہوں گی اور ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائشوں میں تم کو ڈالا جائے گا۔

دعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت رب کریم سے ثبات قدم کی تم توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہو جاؤ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کر دے اور پیارے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے۔

خدا کرے کہ آسمان کے فرشتے تمہیں یہ مژدہ سنائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کیا اور اپنے قرب اور اپنی رضا

کی جنتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے ہیں۔ پس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔

رب العالمین نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کو اس زمانہ کا حصن حصین بنایا ہے۔ چوروں قزاقوں اور درندوں سے آج اسی کی جان محفوظ ہے جو اس قلعہ میں پناہ لیتا ہے۔ اللہ کرے کہ تم بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ اختیار کر کے اور کجی کو چھوڑ کے راستی پر قدم مار کر اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو کر اپنے رب عظیم کے بندۂ مطیع بن کر اس حصن حصین اس مضبوط روحانی قلعہ کی چار دیواری میں پناہ اور امان پاؤ۔

خدا کرے کہ تمہارے نفس کی دوزخ کلی طور پر ٹھنڈی ہو جائے اور اس لعنتی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم و غم محض دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ خدائے واحد یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضا کی خاص تجلی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک موت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اس عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کر دے۔

اے ہمارے رب! تو ہمیں مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے انصار میں سے بنا اور اس قیامت خیز ہلاکت اور عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ جس سے تو نے ان لوگوں کو ڈرایا ہے جو اپنا تعلق تجھ سے توڑ چکے ہیں جو تجھ سے دور ہو چکے ہیں جو تجھے بھول چکے ہیں۔

اے ہمارے خدا! اپنی طرف تبتّل اور انقطاع اور رجوع کی توفیق ہمیں بخش اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔''

اس پُر اثر خطبہ کے دوران احباب پر محویت کا ایک خاص عالم طاری تھا انہیں معلوم تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے (یعنی موجودہ) دورۂ امریکہ کا یہ آخری خطبہ جمعہ ہے

جس سے مستفیض ہونے کی انہیں سعادت میسر آ رہی ہے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ یہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ دن اور بہار کی یہ کیفیت اب پھر کب اُن کے دلوں کو مسرت وشادمانی کے گہوارہ میں تبدیل کرے گی۔ اپنے اس شدید احساس کے زیر اثر وہ ہمہ تن گوش اور ہمہ تن اشتیاق بنے ہوئے تھے۔ ان کی نظریں حضور کے رُخ انور پر جمی ہوئی تھیں۔ کان حضور کی آوازِ گوش نواز کی سماعت سے بہرہ اندوز ہو رہے تھے اور وہ حضور کی بیش بہا نصائح سے اپنے ہر گوشۂ دل کو سجا کر انہیں حقائق و معارف اور علوم و عرفان کے خزینوں میں تبدیل کر رہے تھے۔ جب حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر میں انہیں انمول دعاؤں سے (جو ایک رنگ میں الوداعی دعائیں ہونے کے باعث خاص طور پر اثر وجذب میں ڈوبی ہوئی تھیں) نوازا تو اُن پر رقت کا عالم طاری ہوئے بغیر نہ رہا اور وہ ہر ہر دعا پر ''اٰمین! اللّٰھمّ اٰمین'' کہتے رہے اور اس یقین سے لبریز ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ کے بندہ کی یہ دعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر اُن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فیضانِ خاص کا دروازہ کھولنے پر منتج ہوں گی۔

اثر وجذب میں ڈوبے ہوئے اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد جو پچیس منٹ تک جاری رہا۔ حضور نے دو بجے بعد دوپہر جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے احباب جماعت کے درمیان رونق افروز ہو کر اُن سے بہت محبت بھرے انداز میں باتیں کیں اور انہیں اہم تربیتی ارشادات سے نوازا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۰؍اکتوبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۲، ۵، ۶)

۞۞۞